

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Faculty of Arabic and Islamic Studies — Department of Hadith & Seerah

Course Name:	حدیث شریف (Hadith Studies) / حدیث
Course Code:	0473
Level / Program:	ADC / BA / BS / B.Ed
Semester:	Autumn 2026
Assignment No:	امتحانی مشق نمبر 1

IMPORTANT NOTE: Please submit your assignments to your allocated tutor before the last date: 20-02-2027.

★OUR SERVICES & COMMUNITY LINKS★

Join WhatsApp Group: [Click Here to Join Group](#)

Follow WhatsApp Channel: [Click Here to Follow Channel](#)

Website: mrpakistani.com | WhatsApp Contact: 03036940016

سوال نمبر: 1 احادیث کی روشنی میں درج ذیل کی وضاحت کیجئے:

الف (اسلام کی بنیاد

ب (ایمان کی اہمیت

ج (انسان کی نجات کے لیے ضروری اعمال

جواب سوال نمبر: 1

مقدمہ و تہجید:

اسلام ایک کامل، مکمل اور ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں دین اسلام، ایمان کے ارکان اور انسان کی نجات کے لیے ضروری اعمال کو انتہائی جامع اور واضح انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں ان تینوں امور کی تفصیل احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے۔

الف (اسلام کی بنیاد: (Pillars of Islam)

حدیث مبارکہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عربی متن: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» (صحیح البخاری و صحیح مسلم)۔

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (1): اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (2) نماز قائم کرنا، (3) زکوٰۃ ادا کرنا، (4) حج کرنا، اور (5) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اس حدیث شریف میں اسلام کو ایک عظیم الشان عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کے پانچ بنیادی ستون ہیں:

1. توحید و رسالت کا اقرار: یہ تمام عبادات و عقائد کا سرچشمہ ہے۔ توحید و رسالت کا اقرار انسان کو شرک اور کفر سے نکال کر بندگی کے دائرے میں داخل کرتا ہے۔

2. اقامت نماز: نماز دین کا ستون ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «الصلوة عماد الدین» یعنی نماز دین کا ستون ہے۔ جو اسے قائم کرتا ہے وہ دین کو قائم کرتا ہے۔

3. ایتاء زکوٰۃ: مالی عبادت جو معاشرتی مساوات، غربت کی خاتمے اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

4. حج بیت اللہ: صاحب استطاعت مسلمانوں کے لیے بیت اللہ کا قصد سفر کرنا جو عالمی مسلم اتحاد کی علامت ہے۔

5. صوم رمضان: تقویٰ و طہارت اور نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔

ب (ایمان کی اہمیت: (Importance of Faith)

ایمان انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ حدیث جبریل (مشہور حدیث (میں حضرت جبریل علیہ السلام نے جب نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عربی متن: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» (صحیح مسلم)۔

ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔

ایمان کی اہمیت و خصوصیات احادیث کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

1. ایمان کی شاخیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِلَایْمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَانَةٌ الْاِذَى عَنِ الظَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ» (صحیح مسلم)۔

یعنی ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، جن میں اعلیٰ ترین لا الہ الا اللہ کا اقرار اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے، اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

2. ایمان کی حلاوت و لذت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس چکھے گا (1): اللہ اور اس کا رسول اسے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوں، (2)

کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے، (3) کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ج (انسان کی نجات کے لیے ضروری اعمال:

احادیث مبارکہ کی روشنی میں آخرت میں نجات اور رضائے الہی کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل اعمال انتہائی ضروری ہیں:

شمار	ضروری عمل	حدیث مبارکہ کا حوالہ و خلاصہ	شرع و فائدہ
1	اخلاص نیت	«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»	تمام اعمال کا مقبول ہونا
2	تقویٰ و خشیت الہی	«إِنِّي اللَّهُ حَتِّمْتُ كُنْتُ»	گناہوں سے بچاؤ اور قرب الہی
3	حسن اخلاق	«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا»	میزان میں سب سے بھاری عمل
4	حقوق العباد کی ادائیگی	«الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»	معاشرتی امن اور نجات
5	توبہ و استغفار	«التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ»	گناہوں کی معافی اور پاکیزگی

خلاصہ کلام: نجات کا انحصار ایمانِ خالص اور اعمالِ صالحہ کی پابندی پر ہے، اور جو شخص سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارتا ہے وہی دارین میں کامیاب ہوتا ہے۔

سوال نمبر: 2: کبیرہ گناہ اور منافق کی علامات حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

جواب سوال نمبر: 2

1. کبیرہ گناہ: (Major Sins in Hadith)

کبیرہ گناہ ان گناہوں کو کہا جاتا ہے جن پر شریعت میں سخت وعید، حد یا لعنت وارد ہوئی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے امت کو کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔

حدیث ام المومنین (سات ہلاک کرنے والے گناہ): (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَقَدْ تَرَكْتُ يَوْمَ الْاُخْرَىٰ اَنْتِيْمَ، نَالٍ وَاعْلُ الرِّبَا، وَاعْلُ الْبَيْتِ، اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَ اِلَيَّ النَّفْسَ وَقَتْلَ وَالسَّخَرِ، بِاللّٰهِ الشِّرْكَ: قَالَ هُنَّ؟ وَمَا اللّٰهُ رَسُوْلٌ يَا قَالُوا، «الْمُؤْمِنَاتِ السَّعْجِ اجْتَنِبُوا» (البخاری صحیح) «(الْمُؤْمِنَاتِ الْمُحْصَنَاتِ)

ترجمہ: سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو! صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ فرمایا (1): اللہ کے ساتھ شرک کرنا، (2) جادو کرنا، (3) ناحق کسی کی جان لینا، (4) سود کھانا، (5) یتیم کا مال کھانا، (6) میدانِ جنگ سے بھاگنا، اور (7) پاک دامن غافل مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

تفصیلی کبیرہ گناہوں کا جائزہ:

1. الشکر باللہ: سب سے بڑا کبیرہ گناہ جو کبھی معاف نہیں ہوتا اگر بغیر توبہ کے موت آ جائے۔

2. حقوق الوالدین (والدین کی نافرمانی): (نبی کریم ﷺ نے والدین کی نافرمانی کو اکبر الکبائر قرار دیا ہے۔

3. جھوٹی گواہی اور جھوٹ بولنا: حدیث شریف میں فرمایا: «اَلَا وَقَوْلُ الزَّوْرِ وَشَهَادَةُ الزَّوْرِ» یعنی جھوٹی گواہی دینا انتہائی سنگین گناہ ہے۔

4. سود خوری (مالِ حرام): (سود کے بارے میں فرمایا کہ اس کا گناہ انتہائی شدید اور اللہ سے جنگ کے مترادف ہے۔

2. منافق کی علامات: (Signs of a Hypocrite)

نفاق کا مطلب ہے ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ اور ہونا۔ حدیث مبارکہ میں عملی نفاق کی علامات بیان فرمائی گئی ہیں تاکہ مسلمان ان سے اجتناب کریں۔

حدیث مبارکہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«اَيُّهُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اُمِرَ خَانَ» (صحیح البخاری)

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں (1): جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (2) جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

چوتھی علامت: ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چوتھی علامت یہ بیان فرمائی:

«وَاِذَا غَاصَمَ فَجْرٌ» (یعنی (4) جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ اور بدزبان پر اتر آئے۔

1	بات چیت میں جھوٹ	اعتماد کا خاتمہ اور سچائی کی نفی	ہمیشہ سچ بولنا
2	وعدہ خلافی	معاشرتی بد نظمی اور بد عہدی	ایفاء عہد کی پابندی
3	امانت میں خیانت	دیانت داری کا خاتمہ	امانتیں اہل کے سپرد کرنا
4	جھگڑے میں بدزبانی	اخلاقی زوال اور کینہ پروری	ضبطِ نفس اور نرم گفتاری

سوال نمبر: 3 کتاب و سنت سے راہنمائی کی ضرورت و اہمیت پر حدیث کی روشنی میں مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب سوال نمبر: 3

1. کتاب و سنت کا مفہوم و مقام:

کتاب سے مراد قرآن مجید (وہی متلو) ہے اور سنت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات، افعال اور تقاریر (وہی غیر متلو) ہیں۔ دین اسلام کے احکام و قوانین کے اولین اور بنیادی ماخذ یہی دو چیزیں ہیں۔

2. کتاب و سنت سے تمسک کی ہدایت (احادیث کی روشنی میں)

خطبہ حجۃ الوداع کی تاریخی حدیث: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام امت مسلمہ کو ہدایت فرمائی:

«تَزَكُّتُكُمْ فِيمَنْ أَمَرْتُمْ أَنْ تَصَلُّوا مَا تَشْكُرُونَ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ» (موطا امام مالک)

ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے (1): اللہ کی کتاب اور (2) اس کے نبی کی سنت۔

3. کتاب و سنت کی ضرورت و اہمیت کے بنیادی اسباب:

1. قرآن مجید کی عملی تشریح: قرآن مجید کے احکام مجمل ہیں اور سنت نبوی ﷺ ان کی عملی تشریح کرتی ہے۔ مثلاً قرآن میں نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہے، لیکن طریقہ سنت سے

معلوم ہوتا ہے۔

2. فتوں کے دور میں تحفظ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ، تَمَسُّكُوا بِهَا وَعُضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ» (سنن ابی داؤد)۔ یعنی تم پر میری سنت اور

خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

3. بدعات سے اجتناب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَخَذَ فِي أَمْرٍ نَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» (صحیح البخاری)۔ یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

4. امت کا اتحاد: امت مسلمہ کی وحدت اور اتفاق صرف اور صرف کتاب و سنت کے محور پر ہی ممکن ہے۔

سوال نمبر: 4 علم کی اہمیت نیز حصول علم کے مقاصد حدیث کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب سوال نمبر: 4

1. علم کی اہمیت و فضیلت (احادیث مبارکہ)

اسلام میں علم کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ پہلی وحی «افراء» سے ہی علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ احادیث نبویہ میں علم حاصل کرنے کی زبردست ترغیب دی گئی ہے۔

1. حصول علم کی فرضیت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَلَبَّ الْعِلْمَ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ» (سنن ابن ماجہ)۔ (ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان) مرد اور عورت (پر فرض ہے۔

2. جنت کا راستہ آسان ہونا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ» (صحیح مسلم)۔ (ترجمہ: جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

3. علماء کا مقام رفعت: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ» (سنن الترمذی)۔ (یعنی علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

2. حصول علم کے شرعی مقاصد:

علم کا مقصد صرف معلومات کا ذخیرہ کرنا نہیں بلکہ عملی و روحانی اصلاح ہے۔ احادیث کی روشنی میں حصول علم کے مقاصد درج ذیل ہیں:

شمار	حصول علم کا مقصد	حدیث مبارکہ کا مفہوم	عملی زندگی پر اثر
1	معرفت الہی و خشیت	اللہ کی ذات و صفات کی پہچان	دل میں تقویٰ و خوفِ خدا
2	علم نافع پر عمل	علم کے مطابق زندگی گزارنا	شخصیت و کردار کی تعمیر
3	اصلاح معاشرہ	حق و باطل اور حلال و حرام کی تمیز	معاشرتی برائیوں کا خاتمہ

4	صدقہ جاریہ	« اَوْ عَلَّمَ يَنْفَعُ بِهِ »	وفات کے بعد بھی ثواب کا جاری رہنا
---	------------	--------------------------------	-----------------------------------

نبی کریم ﷺ کی دعائے علم نافع: آپ ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مَبْرُورًا» «سنن ابن ماجہ۔) نیز آپ ﷺ ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے جو نفع نہ دے» (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ)»۔

سوال نمبر: 5 طہارت کے فضائل اور وضو کی اہمیت احادیث کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب سوال نمبر: 5

1. طہارت کے فضائل: (Virtues of Purification)

طہارت اور پاکیزگی اسلام کا بنیادی روح ہے۔ ظاہری نجاستوں سے پاکی اور باطنی گناہوں سے صفائی دونوں طہارت میں شامل ہیں۔

طہارت نصف ایمان ہے: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ» «صحیح مسلم۔ ترجمہ: (طہارت) پاکیزگی نصف ایمان ہے)۔

2. وضو کی اہمیت و برکات: (Importance of Ablution)

وضو ایک مستقل عبادت ہے اور دیگر عبادتوں (مثلاً نماز، طواف، مس قرآن کے لیے شرط اول ہے۔ احادیث شریفہ میں وضو کے بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں:

1. نماز کی قبولیت کی شرط: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «بِمُقْتَضَى الصَّلَاةِ الْكُفُورُ» «سنن الترمذی۔) یعنی نماز کی کنجی طہارت اور وضو ہے۔

2. گناہوں کی معافی کا ذریعہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ پانی کے قطرات کے ساتھ

جھڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے (صحیح مسلم)۔

3. قیامت کے دن اعضاء کا چمکنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کو اس حال میں بلایا جائے گا کہ وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں

چمک رہے ہوں گے» (عُرْوَةُ الْمُحْكَمِينَ مِنْ آثَارِ الْأَوْصِيَاءِ)۔

4. مسواک کی اہمیت: مسواک وضو کی سنت مؤکدہ ہے۔ فرمایا: «بَلَا أَشَقَّ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ بِالسُّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ» (صحیح البخاری)۔

نتیجہ: طہارت اور وضو انسان کو ظاہری نجاستوں کے ساتھ ساتھ باطنی آلودگیوں سے بھی پاک کرتے ہیں اور بارگاہِ الہی میں حاضری کے قابل بناتے ہیں۔